فلموں، ڈراموں اور گانوں کی سی ڈیز بیچنے سے متعلق چند احکام؟

مجیب: مولانا شاکر صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Sar:7117

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاول 1442ھ/11 نومبر 2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ فلموں، ڈراموں اور گانوں کی سی ڈیز فروخت کرنا کیسا ہے؟ اور دوکان پر مذکورہ سی ڈیز فروخت کرنے پر اجارہ کرنا کیسا ہے؟ اور اس کام پر جو تنخواہ ملی وہ حلال ہے یا حرام؟ اگر مالکِ دوکان تنخواہ کسی اور حلال مال سے دے، دوکان کی آمدنی سے نہ دے، تو وہ تنخواہ لینا شرعا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فلموں، ڈراموں اور گانوں کی سی ڈیز فروخت کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ مروجہ فلمیں، ڈرامے دیکھنا اور گانے سننا، ناجائز و گناہ ہے اور سی ڈیز فروخت کرنا ایک ناجائز کام پر مدد کرنا ہے اور ناجائز کام پر مدد کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے اور دوکان پر ان سی ڈیز کو فروخت کرنے پر اجارہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ یہ معصیت (گناہ) پر اجارہ کرنا ہے اور گناہ پر اجارہ کرنا بھی گناہ ہے اور اس کام پر جو تنخواہ ملے گی وہ بھی حرام ہے، جس سے لی ہے، اسے واپس کرنا واجب، اگرچہ مالکِ دوکان نے حلال مال سے دی ہو۔

نامحرم عورتوں کو دیکھنے کے گناہ ہونے کے بارے میں شعب الایمان میں ہے: ”عن ابن مسعود: زنا العين النظر، وزنا الشفتين التقبيل، وزنا اليدين البطش، وزنا الرجلين المشي“ ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنکھ کا زنا بد نگاہی ہے اور ہونٹوں کا زنا بوسہ لینا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (گناہ کی طرف) چلنا ہے۔

(شعب الایمان، باب معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، جزء 9، ص 277، مطبوعہ مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع)

مشکوۃ المصابیح میں ہے: ”انّ النبیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اضمنوا الی ستّا من انفسکم اضمن لکم الجنّۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادّوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضّوا ابصارکم و کفّوا ایدیکم“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب امانت رکھوائی جائے تو ادا کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی آنکھوں کو جھکا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبۃ، ج2، ص429، مطبوعہ لاہور)

میوزک والے گانے سننے کے ناجائز و حرام ہونے کے بارے میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف"یعنی ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو عورتوں کی شرمگاہ(زنا)اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاشربۃ، ج2، ص837، مطبوعہ کراچی)

مزید ایک اور حدیث پاک میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال من قعد الی قینۃ یستمع منہا صب اللہ فی اذنیہ الآنک یوم القیمۃ"ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو کوئی گانے والی گویا کے پاس بیٹھ کر اس کا گانا سنے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالے گا۔

(کنز العمال، رقم الحدیث 40669، ج15، ص220، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں:"واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام، وان سمع بغتۃ یکون معذورا ویجب ان یجتھد ان لا یسمع"ترجمہ: دف بجانے اور بانسری اور ان کے علاوہ (دیگر آلاتِ موسیقی) کی آواز سننا حرام ہے اور اگر اچانک سننے میں آگئی تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سننے کی کوشش کرے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج9، ص651، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"مزامیر یعنی آلاتِ لہو ولعب بروجہ لہو لعب بلاشبہ حرام ہیں، جن کی حرمت اولیاء وعلماء دونوں فریق مقتدا کے کلماتِ عالیہ میں مصرح، ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد اصرار کبیرہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج24، ص79،78، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ناجائز کام پر مدد کرنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے(وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)ترجمہ کنز الایمان:" اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔"

(پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت2)

امام ابو بکر احمد الجصاص علیہ الرحمۃ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:"(وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)نھی عن معاونۃ غیرنا علی معاصی اللہ تعالی"ترجمہ: آیت کریمہ(وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(احکام القرآن، ج2، ص429، مطبوعہ لاہور)

شیخ القرآن مفتی محمد قاسم قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:"یہ انتہائی جامع آیتِ مبارکہ ہے، نیکی اور تقویٰ میں ان کی تمام انواع واقسام داخل ہیں اور اثم اور عدوان میں ہر وہ چیز شامل ہے جو گناہ اور زیادتی کے زمرے میں آتی ہو۔"

(صراط الجنان، ج3، ص424، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور گناہ کے کام پر اجارہ کرنے کے گناہ ہونے کے بارے میں ھدایہ میں ہے: ”ولا یجوز الاستیجار علی الغناء والنوح وکذا سائر الملاھی لانہ استیجار علی المعصیۃ والمعصیۃ لا تستحق بالعقد“ ترجمہ: اور گانے، نوحے اور اسی طرح تمام لہو ولعب کے کاموں پر اجارہ ناجائز ہے، کیونکہ یہ معصیت (یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام) ہیں اور معصیت کا استحقاق کسی عقد سے نہیں ہوتا۔

(ھدایہ، کتاب الاجارات، باب الاجارۃ الفاسدۃ، ج3، ص306، مطبوعہ لاھور)

بدائع الصنائع میں ہے: ”الاستئجار علی المعاصی أنہ لا یصح کاستئجار المغنیۃ والنائحۃ“ ترجمہ: ناجائز کاموں پر اجارہ کرنا، ناجائز ہے، جیسے گانا گانے اور نوحہ کرنے پر اجارہ کرنا۔

(بدائع الصنائع، کتاب الاجارہ، ج4، ص39، مطبوعہ کوئٹہ)

ناجائز کام کرنے پر ملنے والی اجرت کے حرام ہونے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: ”حرام فعل کی اجرت میں جو کچھ لیا جائے، وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز ہے، نہ اطاعت پر۔“

(فتاوی رضویہ، ج21، ص187، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اگرچہ مالک ملازم کو حلال مال سے اجرت دے، تب بھی یہ اجرت ملازم کے لیے ناجائز و حرام ہونے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: ”ایک وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے، جیسے یہ ملازمت جس میں سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا، تقاضا کرنا اس کے ذمہ ہو، ایسی ملازمت خود حرام ہے، اگرچہ اس کی تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے، وہ مال حلال بھی اس کے لیے حرام ہے، مال حرام ہے تو حرام در حرام۔“

(فتاوی رضویہ، ج19، ص515، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”معصیت (ناجائز کام) کرنے پر اجرت بھی معصیت (ناجائز) ہوتی ہے۔ لہٰذا جس طرح تصویر بنانا حرام ہے، اس کی مزدوری لینا بھی حرام ہے۔“

(وقار الفتاوی، ج2، ص518، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

حرام اجرت کا حکم بیان کرتے ہوئے علامہ زین الدین ابن نجیم مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”وان اعطاہ الاجر وقبضہ لا یحل لہ ویجب علیہ ردّہ علی صاحبہ۔“ ترجمہ: اور اگر اس (یعنی ناجائز کام کے اجارے پر رکھنے والے) نے اسے (یعنی ناجائز کام کرنے پر رکھے ہوئے نوکر کو) اجرت دی اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا، تو اس کے لیے یہ اجرت لینا حلال نہیں اور اس پر واجب ہے کہ اسے (یعنی اجرت کو) اس کے مالک کو لوٹا دے۔

(البحر الرائق، کتاب الاجارۃ، ج8، ص35، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے، اگر لے لی ہو تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی، تو اسے صدقہ کر دے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔“

(بہارِ شریعت، اجارہ فاسدہ کا بیان، ج3، ص144، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net